Khuda Bakhsh O. P. Library
Patna
6293
1.4.74
Printed-

محمد سلیم اختر

شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا ایک غیرمطبوعہ رسالہ

اسلام اجتماعی زندگی میں اور انفرادی سطح پر اخلاق کو جو اہمیت دیتا ہے اس کا اندازہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اس حدیث سے کہ :

''بعثت لاتمم مکارم الاخلاق''

اور آپؐ کے بارے میں قرآن کریم کے اس ارشاد :

''انک لعلی خلق عظیم''

سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے ۔ وہ شخص جس کی ساری زندگی اسوۂ رسولؐ کے مختلف نقوش کو اجاگر کرنے اور سنت نبوی کے احیا و ابقا میں بسر ہوئی کیسے ممکن تھا کہ اسلامی نظام حیات کے اس اہم پہلو کی طرف متوجہ نہ ہوتا ؟ علاوہ ازیں اسلامی شعائر سے اکبری دور میں جو غفلت برتی جا رہی تھی اور ان کا جس طرح کھلے بندوں مذاق اڑایا جا رہا تھا اُس کا تقاضا تھا کہ اسلامی آداب معاشرت کی ترویج اور اُن کی اہمیت وعظمت کا احساس و شعور لوگوں میں پیدا کیا جائے ۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اس سلسلے میں جو شاندار خدمات انجام دیں ، اُن میں سے ایک اخلاقی مسائل پر مختلف کتابوں کی تدوین و ترتیب تھی ۔ حدیث کے میدان میں بھی آپ نے جس کتاب — مشکٰوۃ المصابیح — کو تحقیق و تدقیق کا موضوع بنایا اور اس پر عربی و فارسی میں معرکۃ الآرا شرحیں لکھیں ، اس میں بھی دوسرے مسائل کے مقابلے میں اخلاقی مسائل ہی کو فوقیت حاصل ہے۔[۱]

۱- Ignaz Goldziher : Muslim Studies, edited by S. M. Stern, translated from the German by C.R. Barber and S.M. Stern vol II, P 248.

اخلاق مسائل میں حضرت محدث دہلوی نے حضرت امام غزالی علیہ الرحمہ کی تصانیف کو اپنے لیے مشعل راہ قرار دیا جس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ امام غزالیؒ کے نزدیک اخلاق کے خوب و بد ہونے کا تنہا معیار عقل نہیں بلکہ اس سلسلے میں شریعت و طریقت کو بھی اسی قدر اہمیت حاصل ہے۔ دوسری بڑی وجہ یہ تھی کہ اکثر جگہوں پر جہاں ابو علی مسکویہ نے حکمائے سلف کے اقوال و افعال سے استناد کیا ہے، امام غزالیؒ نے انھی جگہوں پر کتاب و سنت پر مبنی احکام اور صوفیاء و ارباب طریقت کے احوال و کلمات سے استشہاد کیا ہے۔ جلال ہمائی مدظلہ العالی اس امر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''امام غزالی در اخلاق، عقل و شرع و تصوف، و بہ عبارت کوتاہ تر احکام عقل و دین با تعقل و تعبد را بہم آمیختہ و از ترکیب آنہا برای تریاق سموم اخلاق و اجتماعی معجون تازہ بس گوارا ساختہ است۔''[۱]

اخلاقیات کے موضوع پر حضرت محدث دہلوی کے مندرجہ ذیل آثار کے نام ملتے ہیں:

۱۔ آداب الصالحین۔
۲۔ آداب اللباس۔
۳۔ آداب المطالعہ و المناظرہ۔
۴۔ تسلیۃ المصاب لنیل الاجر والثواب۔
۵۔ جمع الکلمات العارفین من اہل الصدق والیقین۔

'آداب الصالحین' اور 'آداب اللباس' اور ان کے اردو ترجمے شائع ہو چکے ہیں۔ 'آداب المطالعہ و المناظرہ' اور 'تسلیۃ المصاب' نایاب ہیں۔ 'جمع الکلمات العارفین'، 'ارسال المکاتیب و الرسائل الی ارباب الکمال و الفضائل' کا المشہور رسالہ ہے اور مذکورہ کتاب کے مطبوعہ نسخے میں شامل ہے۔[۲] جیسا کہ نام سے ظاہر ہے، جمع الکلمات العارفین میں فاضل مؤلف نے ''اہل صدق و یقین'' کے حکیمانہ اقوال جمع کیے ہیں۔ زیر نظر رسالہ 'منہاج العارفین' بھی اسی قسم کی ایک کوشش ہے۔ دونوں رسائل میں متعدد اقوال مشترک ہیں۔ اقوال کا اختصار و ایجاز اور حکیمانہ رنگ فارسی نثر کے دو عظیم شاہکار ''ظفر نامہ'' علائی اور وصیت نامہ' امیر نظام گرمسی کی یاد دلاتے ہیں۔

۱۔ یادنامہ' دکتر معین، دانشگاہ تہران، ص ۳۰۱۔
۲۔ سوانح حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی مؤلفہ محمد سلیم اختر۔ (زیر طبع)

رسالہ 'منہاج العارفین' کا ذکر 'فہرست التوالیف' سمیت کسی فہرست میں نہیں ملتا ۔ برٹش میوزیم میں 'زادالمتقین فی طریق سلوک الیقین' کے ساتھ "اسد اللہ ولد صبغۃ اللہ ساکن رہواڑی'' کے ہاتھ کا ۹۰۰ھ کا محررہ چھ صفحات پر مشتمل ایک نسخہ موجود ہے[1] جسے ضروری تصحیحات کے بعد قارئین کے استفادے کے لیے پیش کیا جا رہا ہے ۔ قلابین میں موجود عبارت ، مطالب کی وضاحت اور معانی کی تکمیل کے لیے بڑھائی گئی ہے ، اصل میں موجود نہیں ۔

منہاج العارفین[2]

حمد بیحد و ثنا بیعد مر آفریدگاری را کہ سینۂ عارفان را مخزنِ اسرارِ خود ساختہ و لوحِ دل محبان را از غیرِ خود پاک بشستہ و درود (و) آفرین بر خواجہ کائنات و خلاصہ موجودات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و سلم کہ بتشریفِ ''و ما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین'' مشرف و مخصوص است و بر جمیع یاران و آلہ و اصحابہ ۔ بدان ای عزیز وفقک اللہ بما یحب و یرضی کہ این چند سخن از کلامِ معرفت جمع آوردہ شد و آنرا منہاج العارفین نام نہادہ تا مگر از خواندن و شنیدنِ آن کسی را فایدہ حاصل آید ، انشاء اللہ تعالیٰ ای عزیز زنہار بغیر حق اعتماد نکنی تا پشیمان نشوی ، از حق غافل مباش تا شیطان بر تو راہ نیابد ، بہیچ مغرور مشو تا ہلاک نگردی ، دل را از حرص خالی کن تا راحت یابی ، در کارِ حق باش تا کار تو ساختہ گردد ۔ جز حق دوست نگیر تا خستہ نگردی ۔ در دنیا اہتمام اندک کن تا کفایت پیدا آید ، طمع از دل دور کن تا خوار نشوی ، نیک بیندیش تا ہمہ نیک پیش آید ۔ از ہمہ نومید شو تا امید تو بر آید ۔ دل یکس مبند تا زیان زدہ نگردی ، کسی را بحقارت منگر تا خوار نگردی ۔ در تنگیہا صبر کن تا در حال جزا یابی ۔ غم دنیا مخور تا دل سیاہ نشود ۔ کنہ را برکس منہ تا در کنہ نیفتی ۔ از جہت دنیا اندوہگین مباش تا پریشان نشوی ۔ قدرِ نعمت بشناس تا از تو نستانند ۔ از ہمہ جدائی کن تا بحق انس یابی و برسی ۔ غم مخور تا امل کوتاہ شود ۔ مرگ بسیار یاد کن تا دل بدنیا نگراید ۔ ترک گناہ گیر اگر لقمۂ حلال میخواہی ۔ توقع از کس مکن تا خوار نگردی ۔ فروتنی کن تا بہ بزرگی برسی ۔ در خود مبین تا فرو نیفتی ۔ از خلق حذر کن تا بحق انس یابی ۔ اگر نعمت دین و دنیا

۱- زادالمتقین (قلمی) ، برٹش میوزیم شمارہ : OR 21 فولیوز ۱۷۹ - ۱۸۱ ۔

۲- فی الاصل : ھذہ الرسالۃ منہاج العارفین و باللہ التوفیق ۔

Acc. 6293

میخواهی شکر حق بجا آر. ایمن مباش تا امان یابی. باحق باش تا با نصرت باشی. بر نعمت کسی حسد (مکن) تا محتشم گردی. بر زیر دستان شفقت کن تا رهایش یابی. آهستگی پیش گیر تا شیطان بر تو ظفر نیابد. دلها را دریاب تا خشنودی حق یابی. بسود اندک پسنده کن تا برکت باشد. بد خوی ترک ده تا عیش بر تو تلخ نگردد. در معاملت سخت مپیچ تا خسته نگردی. با همه کس آشتی کن تا برهی. دیگرانرا از خود بهتر خواه تا از خود خلاص یابی. درشتی بگذار تا نزدیک همه دشمن نشوی. یار همه باش اگر در راهی. انصاف از خود طلب اگر جوانمردی. حق را یاد کن تا دل پریشان نشود. درماندگان را دریاب تا در نمانی. افتادگان را مگذار تا در نیفتی. سوی دنیا مبین تا کور نشوی. هر جا مرو تا لنگ نگردی. جز حق میندیش اگر طالبی. خلاف ترک ده تا سلامت مانی. از حکم حق سر متاب تا عاصی نشوی. افتادگان را دریاب تا دستگیر یابی. با هر کس منشین تا تباه نگردی. ترک لذت گیر اگر لذت میخواهی. انصاف خلق بده تا ستمگر نشوی. کارکن که حق پسنده بود. با کس مستیز تا از همه گنه برهی. آن کس که با تو بدی کند با او نیکی کن تا قدر تو بیفزاید. بیدار باش تا دزد در خانه نیاید. یار چندان بر گیر که بمنزل برسانی. با قافله رو که ره زنان بسیارند. همراه طلب که دشمن بسیارند. سر برهن در بنه تا بسری برسی و شمشیر بیفکن تا جنگ بر خیزد. یک کار پیش گیر تا تمام بشود. سر بر خط فرمان نه اگر بنده ای خود خواه مباش تا محروم نشوی. دوستی آن به که از برای حق بود. خواجگی از سر فرود آر تا سر نخوری. بار خود برکس منه تا عزیز مانی. بزرگی برهیچکس منه تا خوار نگردی. جان را دریاب اگر صادقی. کس را بطمع مستای تا گرفتار نگردی. در دریا فرو شو تا گوهر یابی. بلا را هدف شو اگر دوستی میخواهی. راه بر طلب کن اگر ره روی. راه خرابه گیر اگر عاشقی. یک سودا کن تا سود کنی. خود خواه مباش تا خوار نگردی. اندیشهٔ بیهوده از دل دور کن تا پریشان نشوی. خود پسند مباش تا پسندیده شوی. خود را در رنج دار تا راحت یابی. گفته شنوا باش تا سود کنی. خود را تمام کن تا بجویند. بکوش تا بیابی. در مالا یعنی مشغول مباش تا حسرت نخوری. نفس را استوار مدار که دروغ گو است. گفتهٔ دل را پاس دار که هرگز خلاف نگوید. پناه حق بگیر تا خلاص یابی. مدح کس مکن چون عاقبت نمیدانی. پناه حق گیر تا خلاص یابی (و) از نفس شیطان برهی. وقت را پاس اگر صادقی. نقد را باش اگر فلانئی. طمع را از خود بردار تا محتاج نگردی. هوای نفس ترک کن اگر دلاوری. سر در گریبان خود فرو بر تا عیب جو نشوی. بضاعت دنیا را خریدار مشو تا زیان نکنی. اختیار خود در گوشه نه تا محترم گردی. سودای کن

تا سود کنی ـ با گم شدگان منشین تا گم نشوی ـ پاس انفاس دار اگر بیداری ـ دلها را دریاب اگر هوشیاری ـ بضاعتی خرید کن که خریدار آن بود ـ حاجت خود را از جز حق مدار تا بر آید ـ بهمه حال باور باش تا ره یابی ـ با دوست خندان باش که خود را فراموش کنی ـ کار باندیشه کن تا زیان نکنی ـ از حق شرم دار تا در گنه نیفتی ـ از حق باری خواه تا نصرت یابی ـ کار امروز بفردا حواله مکن تا بحسرت در نمانی ـ وقت کار دریاب تا کار تو بسته (نشود) ـ پرهیز نگهدار تا در فتنه نیفتی ـ بیگانه را اندرون مگذار اگر عزت داری ـ به پرهیز تا از دشمن خلاصی یابی ـ دل بهر اندیشه مشته مکن تا در نمانی ـ اندیشها بسیار از دل دور کن تا پشیمان نشوی ـ علم نادانی بخوان اگر تو دانائی ـ خود را گنگ ساز تا گویا گردی ـ شب بیدار باش تا بوی محبت یابی ـ بی یاد خدا همه محنت است و نادانی ـ نفس را در کار دار تا وی ترا در کار ندارد ـ درد حاصل کن تا درمان یابی ـ دست از گدائی بدار اگر داری ـ رنج بادیه اختیار کن تا بکعبه رسی ـ بی یار شو تا یار یابی ـ از عیب مردمان چشم بس کن تا عیب خود مشاهده کنی ـ راز خود با کس مگوی تا گنج اسرار یابی ـ زیان کس میندیش اگر سود میخواهی ـ بی کس باش تا با کس باشی ـ اگر یگانگی میطلبی صحبت با نیکان کن ـ اگر کار نیک میخواهی بعجز اقرار کن ـ اگر جهان گیری دل بر جای دار تا راحت یابی ـ قطره را خوار مشمر اگرچه دریائی ـ با گدایان بنشین اگرچه سلطانی ، کم (اندیش) اگرچه سلیمانی ـ

مآخذ

۱ـ ارسال المکاتیب و الرسایل الی ارباب الکمال و الفضائل ، مؤلفه حضرت شیخ عبدالحق محدث دهلوی (قلمی) مملوکه سید وزیر الحسن عابدی ـ

۲ـ زادالمتقین فی سلوک طریق الیقین ، مؤلفه حضرت شیخ عبدالحق محدث دهلوی (قلمی) برتش میوزیم شماره QR-21 ـ

۳ـ سوانح حضرت شیخ عبدالحق محدث دهلوی ، مؤلفه محمد سلیم اختر ـ (زیر طبع)

۴ـ یادنامهٔ دکتر معین ، دانشگاه تهران ، ۱۳۵۰ ه ش ـ

۵ـ Ignaz Goldziher : Muslim Studies, edited by S. M. Stern translated from the German by C. R. Bacher and S. M. Stern, Vol. II, London, 1971.

☆ ☆ ☆